روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 21 اگست 2001ء 1422 ہجری - 21 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 188

اے اللہ تو بادشاہ ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد جو دعائیں کرتے تھے ان میں یہ دعا بھی تھی کہ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقراری ہوں پس تو میرے سارے گناہ بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب الدعاء بین التکبیر والقراءۃ حدیث نمبر 887)

اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا حسین و دلکش تذکرہ

مالک یوم الدین ہونے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیض کا دائرہ مکمل ہوتا ہے

جلسہ جرمنی کی کامیابی اور حضور ایدہ اللہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17- اگست 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 17- اگست 2001ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا بیان جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ آل عمران کی ایک آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے لئے ہی زمین و آسمان کی بادشاہت ہے اور اللہ جس چیز پر چاہے کامل قدرت رکھتا ہے اس ضمن میں ایک حدیث نبویؐ کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نجات کی بناء صرف خدا تعالیٰ کے حضور دعا کو قرار دیا ہے اگر آنحضرت ﷺ کو اپنی نجات کے لئے اس قدر گریہ وزاری کرنی پڑتی تھی تو ہم کو کس قدر کوشش نہ کرنی چاہیئے؟ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک الہام بیان فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں مشرق و مغرب کا مالک ہوں حضور نے فرمایا اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مشرق و مغرب میں فوقیت دی جائے گی۔ یہ پیشگوئی ان دنوں بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ مشرقی اور مغربی دونوں دنیاؤں میں حضرت مسیح موعود کے غلبے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ایک وقت ضرور آئے گا جب مشرق و مغرب میں حضرت مسیح موعود کی بادشاہت ہوگی۔ سورہ مائدہ کی ایک آیت میں ذکر ہے کہ اللہ زمین و آسمان اور جو اس کے درمیان ہے اس کا بھی مالک ہے حضور نے فرمایا سائنسدان یہ جان گئے ہیں کہ زمین و آسمان کے درمیان ڈارک میٹر اتنا ہے جتنا نظر آنے والا میٹر ہے اس پر بھی اللہ کی بادشاہت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے فرمایا مالک یوم الدین ہونے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیض کا دائرہ مکمل ہو جاتا ہے۔ سورہ نور کی ایک آیت کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پرندے جو پر پھیلائے فضا میں اڑتے ہیں وہ بھی خدا کی حمد کرتے ہیں۔ پرندے جب چہچہاتے ہیں تو وہ اللہ کی حمد میں چہچہاتے ہیں۔ ایک آیت کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ جس کو چاہتا ہے محض بیٹے یا محض بیٹیاں دے دیتا ہے یا کسی کو نر و مادہ دونوں دے دیتا ہے یا کچھ بھی نہیں دیتا حضور نے فرمایا کثرت کے ساتھ مجھے عورتیں خطوط لکھتی ہیں کہ ان کے ہاں اولاد نہیں ہوتی حضور نے فرمایا بہت سی عورتوں کو دعا اور علاج سے اولاد نصیب بھی ہو جاتی ہے لیکن بعض اوقات جتنا چاہے زور لگا لو علاج کروا لو اولاد نہیں ہوتی پس ضروری ہے کہ ہر حال میں اللہ کا شکر کریں۔ کوشش ضرور کریں لیکن آخری صورت یہ ہے کہ اللہ کی تقدیر کے آگے سر جھکا دیں۔ ایک آیت کے حوالے سے حضور نے فرمایا اللہ نے جو فرمایا ہے کہ وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے۔ یہ کوئی جبر کا مضمون نہیں ہے جن کے حالات معافی کا تقاضا کرتے ہیں اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے اور جن کے حالات سزا کا تقاضا کرتے ہیں اللہ ان کو سزا دے دیتا ہے۔ ایک آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہر بدی کی سزا دینا خدا تعالیٰ کے عفو اور درگزر کے خلاف ہے اگر اللہ ہر بدی کی سزا دیتا تو کوئی انسان زندہ نہ بچتا۔ ایک آیت کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا زلزلوں سے مراد جنگیں ہیں جن کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود نے کی تاہم ظاہری طور پر بھی زلزلے جن میں کانگڑہ کا مشہور زلزلہ تھا اس میں اللہ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ لاکھوں لوگ مرے لیکن ایک بھی احمدی کی جان نہ گئی۔ ایک اور زلزلہ جنگ کا زلزلہ ہے دو جنگیں ہو چکی ہیں۔ تیسری جنگ کا خطرہ ہے۔ دعا کرتے رہیں کہ اگر آپ کی زندگی میں وہ جنگ آئے تو اللہ اس کی تباہ کاری سے بچائے۔

خطبہ کے بعد حضور نے فرمایا یہ خطبہ جرمنی کے جلسہ کے سفر سے پہلے آخری خطبہ ہے۔ یہ جلسہ امید ہے کہ غیر معمولی خوشخبریاں لے کر آئے گا۔ حضور نے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ مجھے اس جلسہ کے تمام بوجھ اٹھانے کی توفیق دے۔ اس جلسہ میں 50 ہزار کے لگ بھگ افراد کے آنے کی توقع ہے دنیا کے کونے کونے سے بڑے بڑے بادشاہ بھی اور عوام الناس بھی آئیں گے۔ حضور نے فرمایا مجھ پر ملاقاتوں کا بہت بوجھ ہوتا ہے دعا کریں کہ اپنے مصائب بیان کرنے والے دعاؤں کا فیض لے کر واپس لوٹیں اور اللہ مجھے بھی خیریت کے ساتھ لندن واپس لائے۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

23 اگست بروز جمعرات

جلسہ کی ڈیوٹیز کا افتتاح (ریکارڈنگ) 5:30 شام

مندرجہ ذیل پروگرام براہ راست نشر ہوں گے

24 اگست بروز جمعۃ المبارک

تقریب پرچم کشائی	4-50 سہ پہر
خطبہ جمعہ	5-00 سہ پہر

25 اگست بروز ہفتہ

لجنہ سے خطاب	2-45 دن
دوسرے دن کا خطاب	8-20 شب

26 اگست بروز اتوار

مجلس سوال و جواب	2-00 دن
عالمی بیعت	4-40 سہ پہر
اختتامی خطاب	8-20 شب

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء

کے حوالہ سے ایم ٹی اے کے بعض پروگرام

21- اگست بروز منگل

جلسہ سالانہ 1984ء تا 2000ء کی جھلکیاں 2-55 صبح

جلسہ سالانہ 1984ء تا 2000ء کی جھلکیاں 7-50 صبح

جلسہ سالانہ 1984ء تا 2000ء کی جھلکیاں 1-00 دوپہر

22- اگست بروز بدھ

جلسہ سالانہ 1984ء تا 2000ء

خطبہ جمعہ

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے جن میں صفت رحیم کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان آیات میں مذکور اہم مضامین اور مسائل کی پر معارف تشریحات

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خط لکھنے والوں کے لئے اہم تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 8 جون 2001ء بمطابق 8 احسان 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ شعراء کی آیات 120 تا 122 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

پس ہم نے اسے اور ان کو جو اس کے ساتھ تھے ایک بھری ہوئی کشتی میں نجات دی۔ حضرت نوح کی کشتی مراد ہے۔ پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے اور یقیناً تیرا رب ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت نوحؑ کی کشتی کا ذکر تو آپ بارہا سن چکے ہیں اس کے غرق ہونے میں ایک ایسا نشان تھا جو باقی رہنے والا ہے اور حضرت نوحؑ کی کشتی کی تلاش آج تک بھی جاری ہے کیونکہ بعض علامتیں ایسی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کشتی محفوظ رہی ہے اور آئندہ کے لئے نشان بننے والی تھی۔ بہرحال اس کشتی کی تلاش تو اپنی جگہ جاری رہے گی یہاں اتنا ذکر قرآن فرما رہا ہے کہ نوحؑ کے انکار کرنے والے اکثر مومن نہیں تھے (۔) اور ان کو غرق کر دینے سے اللہ کی شان عزیزیت ظاہر ہوتی ہے۔ بہت غالب ہے بہت بڑے غلبہ والا ہے لیکن بار بار رحم بھی فرماتا ہے۔ چنانچہ نوح کی قوم میں سے جو بچ گئے ان پر رحم فرمایا گیا اور ان سے آئندہ نسلیں چلیں۔

دوسری آیات سورۃ الشعراء 190 تا 192 ہیں۔ (۔) انہوں نے اس کو جھٹلا دیا تو ان کو ایک سایہ دار عذاب نے آ پکڑا جس نے دیر تک سایہ کئے رکھا۔ (۔) یہ ایک بہت بڑے دن کا عذاب تھا۔ اس میں بھی ایک بہت بڑا نشان ہے (۔) اور ان میں سے بھی اکثر مومن نہیں تھے۔ (۔) اب یہاں بھی (ربک) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت چلی گئی ہے کہ تیرا رب بہت غلبہ والا اور عزت والا ہے اور وہی ہے جو بار بار رحم بھی فرماتا ہے۔ باوجود اس کے کہ غالب عذاب نے ان کو سایہ کی طرح ڈھانپ لیا تھا، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ان کو جنہوں نے توبہ کی توفیق پائی نجات بخشی اور اپنے بار بار رحم کرنے کا ثبوت عطا فرمایا۔

سورۃ الشعراء کی آیات نمبر 215 تا 220 ہیں۔ اور اپنے قریب کے خاندان کو ڈرا۔ لیکن ان میں سے بھی جو مومن ہیں ان کے لئے اپنی رحمت کا پر بھی جھکا دے پس اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو کہہ دے کہ میں اس سے جو تم کرتے ہو بری الذمہ ہوں اور اللہ پر توکل رکھ جو بہت عزت والا اور دائمی غلبہ والا ہے اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

وہ جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور سجدہ میں تیرا خدا کے حضور الٹ پلٹ ہونا بھی خدا کی نگاہ میں رہتا ہے۔ تیری بے قراری کو سجدوں میں دیکھتا ہے۔ تقلب سے مراد یہاں بے قراری ہے۔ (سورۃ الشعراء نمبر 215 تا 220)۔ اس میں بھی کامل غلبہ کا اور بار بار رحم فرمانے کا ذکر فرمایا گیا ہے اور توکل کر اس پر جو تجھے دیکھ رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ پر توکل کی تلقین فرمائی جا رہی ہے۔ جو سجدوں میں رسول اللہ ﷺ کی بے قراری پر نظر رکھتا تھا

اس بارہ میں ایک حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپؐ نے قریش کو جمع کیا۔ پھر بعض کو نام لے کر خطاب فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا: اے قریش! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ میں اللہ کے حضور تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی قصی! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی عبد المطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہاں بار بار جو دوہرایا گیا ہے میں کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا اس سے مراد یہ ہے کہ میرا اللہ ہی ہے جو میری خاطر تمہیں ہدایت بھی دے سکتا ہے اور تمہیں اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ یہ میری طاقت نہیں بلکہ میرے رب کی طاقت ہے۔ اس آیت کریمہ میں عزیز رحیم پر توکل کرنے کا ارشاد ہے کہ تیرا رب بہت ہی غالب، عزت والا، دائمی غلبہ والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی ہی میں آپ کے خاندان کے اکثر لوگ نجات پا گئے اور ان پر بار بار رحم فرمایا گیا اور بہت کم بدقسمت ایسے تھے جن کی قسمت میں ہلاکت لکھی گئی تھی۔

اب حضرت موسیٰ کے سونٹے کا ذکر ملتا ہے سورۃ النمل آیات 11، 12 میں اور اے موسیٰ تو اپنا سونٹا پھینک، جب اس نے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح حرکت کر رہا ہے وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا اور یہاں تک کہ مڑ کے بھی نہ دیکھا۔ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ خوف نہ کر میرے حضور میں تو وہ جن کو میں بھیجتا ہوں خوف نہیں کھایا کرتے لیکن اس کے باوجود جو ظلم کرے پھر اپنے ظلم کو احسن چیز میں یا حسن خلق میں یا حسن عمل میں بدل دے اپنی برائی کے بعد پھر وہ دیکھے گا کہ میں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہوں۔

پھر سورۃ النمل کی آیات 30 تا 32 ہیں۔ اس نے کہا (یعنی ملکہ سبا نے) کہ اے میرے بڑے لوگو! اور سردارو! میری طرف ایک بہت معزز کتاب بھیجی گئی ہے۔ کتاب سے مراد یہاں خط ہے، کتاب خط کو بھی کہتے ہیں کہ میری طرف ایک بہت معزز خط بھیجا گیا ہے وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ یہ کہ تم مجھ سے بغاوت نہ کرو، میرے خلاف فوج کشی نہ کرو اور میرے پاس مسلمان ہونے کی حالت میں آ جاؤ۔ پس اس کے دربار کے بڑے بڑے درباری تھے انہوں نے سرکشی کا مشورہ دیا تھا مگر ملکہ سبا صاحب فہم عورت تھی اس نے کہا مجھے تو یہ خط آیا ہے جو بہت ہی معزز خط ہے اور اس میں مجھے تلقین کی گئی ہے کہ میرے خلاف سرکشی نہ کرنا۔

اس آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بہت ہی عمدہ نکات بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں:

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

''زمانہ نے بہت ترقی کی ہے اور آج کل کی تہذیب کو انسانی ترقیات کا انتہائی زینہ قرار دیا جاتا ہے اور جن باتوں پر ناز ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خطوط میں بے سروپا طویل طویل القاب ہیں'' ۔ یعنی لوگوں کے خطوط میں بے سروپا طویل طویل القاب ہوتے ہیں۔ ''مشکل ترکیبیں ہوتی ہیں جن کے مبتداء کی خبر دوسرے ورق پر جا کر نکلتی ہے۔ مگر دیکھو قرآن مجید نے تیرہ سو سال سے پہلے ایک خط کا نمونہ دیا ہے جو کئی سو برس پہلے کا ہے اور حقیقی مہذب گروہ کے ایک ممبر کو لکھا ہوا ہے اور وہ یہ ہے'' وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم فرمانے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ کہ دیکھو میرے خلاف سرکشی نہ کرنا اور میرے پاس فرمانبردار ہوتے ہوئے واپس آ جاؤ۔ '' اس سے زیادہ مختصر نویسی پھر جامع مانع کلمات اور عمدہ طرز تحریر اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس نمونہ پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط ہیں'' ۔ اب یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک شاندار نکتہ اس میں سے نکالا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اپنے خطوط بھی جو بادشاہوں کی طرف لکھے گئے تھے وہ بہت اختصار کے ساتھ ہیں مگر جامع مانع ہیں۔ ان پر نہ زیادتی ہو سکتی ہے الفاظ کی' نہ کمی ہو سکتی ہے۔ پورے مضمون پر حاوی ہوتے ہیں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خطوط کی اصلیت کی پہچان ہے۔

سورۃ القصص میں آیت نمبر 17 میں ہے اس نے کہا اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا' پس مجھے بخش دے پس اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ یقیناً وہی ہے جو بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود ان آیات کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں: ''قرآن شریف بہت سی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے جیسا کہ روم اور ایران کی سلطنت کی نسبت ایک زبردست پیشگوئی قرآن شریف میں موجود ہے اور یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جب کہ مجوسی سلطنت نے'' ۔ مجوسی جو مشرک سلطنت تھی اس نے ''ایک لڑائی میں رومی سلطنت پر فتح پائی تھی اور کچھ تھوڑی سی زمین ان کے ملک کی اپنے قبضہ میں کر لی تھی۔ تب مشرکین مکہ نے فارسیوں کی فتح اپنے لئے ایک نیک فال سمجھی تھی اور اس سے یہ سمجھا تھا کہ چونکہ فارسی سلطنت مخلوق پرستی میں ہمارے شریک ہے ایسا ہی ہم بھی اس نبی کا استیصال کریں گے جس کی شریعت اہل کتاب سے مشابہت رکھتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ پیشگوئی نازل فرمائی کہ آخر کار رومی سلطنت کی فتح ہو گی اور چونکہ روم کی فتح کی نسبت یہ پیشگوئی ہے اس لئے اس سورت کا نام سورۃ الروم رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ عرب کے مشرکوں نے مجوسیوں کی سلطنت کی فتح کو اپنی فتح کے لئے ایک نشان سمجھ لیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں یہ بھی فرما دیا کہ جس روز پھر روم کی فتح ہو گی اس روز مسلمان بھی مشرکوں پر فتحیاب ہوں گے' چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا'' ۔

اب یہ جو پیشگوئی ہے یہ ہجرت سے پہلے کی ہے اور بعد ہجرت' جیسا کہ پیشگوئی میں فرمایا گیا تھا تین سال کے بعد اور نو سال کے اندر اندر' یہ عظیم الشان واقعہ رونما ہوا یعنی مسلمانوں کو مشرکین پر فتح نصیب ہوئی اور بادشاہ روم کو مجوسی سلطنت ایران کے اوپر فتح نصیب ہوئی۔ یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہو چکی ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اس بارہ میں قرآن شریف کی آیت یہ ہے (الروم: 2 تا 5) (ترجمہ) میں خدا ہوں جو سب سے بہتر جانتا ہوں۔ رومی سلطنت بہت قریب زمین میں مغلوب ہو گئی ہے اور وہ لوگ پھر نو سال تک' تین سال کے بعد'' ۔ یعنی نو سال سے پہلے پہلے اور تین سال کے بعد۔ ''مجوسی سلطنت پر غالب ہو جائیں گے۔ اس دن مومنوں کے لئے بھی ایک خوشی کا دن ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تین سال کے بعد نو سال کے اندر پھر رومی سلطنت ایرانی سلطنت پر غالب آ گئی اور اسی دن مسلمانوں نے بھی مشرکوں پر فتح پائی کیونکہ وہ دن بدر کی لڑائی کا دن تھا جس میں اہل اسلام کو فتح ہوئی تھی'' ۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 320)

ایک اور اقتباس ہے حضرت مسیح موعود کا:

''حدیثوں سے ثابت ہے کہ روم سے مراد نصاریٰ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں پھر اسلامی ممالک کے کچھ حصے دبا لیں گے اور اسلامی بادشاہوں کے ممالک ان کی بدچلنیوں کے وقت میں اسی طرح نصاریٰ کے قبضے میں آ جائیں گے جیسا کہ اسرائیلی بادشاہوں کی بدچلنیوں کے وقت رومی سلطنت نے ان کا ملک دبا لیا تھا۔ پس واضح ہو کہ یہ پیشگوئی ہمارے اس زمانہ میں پوری ہو گئی۔ مثلاً روس نے جو کچھ رومی سلطنت کو خدا کی ازلی مشیت سے نقصان پہنچایا' وہ پوشیدہ نہیں۔ اور اس آیت میں جبکہ دوسرے طور پر معنے کئے جائیں غالب ہونے کے وقت میں روم سے مراد قیصر روم کا خاندان نہیں کیونکہ وہ خاندان اسلام کے ہاتھ سے تباہ ہو چکا بلکہ اس جگہ بروزی طور پر روم سے روس اور دوسری عیسائی سلطنتیں مراد ہیں جو عیسائی مذہب رکھتی ہیں۔ یہ آیت اول اس موقع پر نازل ہوئی تھی جبکہ کسریٰ شاہ ایران نے بعض حدود پر لڑائی کر کے قیصر شاہ روم کو مغلوب کر دیا تھا۔ پھر جب اس پیشگوئی کے مطابق (بضع سنین) میں قیصر روم شاہ ایران پر غالب آ گیا تو پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ (۔) جس کا مطلب یہ تھا کہ رومی سلطنت اب تو غالب آ گئی ہے مگر پھر (بضع سنین) میں'' (یعنی تین سے نو سال کے عرصہ میں) ''اسلام کے ہاتھ سے مغلوب ہوں گے۔ مگر باوجود اس کے کہ دوسری قراءت جس میں غلبت کا صیغہ ماضی معلوم تھا اور سیغلبون کا صیغہ مضارع معلوم تھا منسوخ التلاوت نہیں ہوئی بلکہ اسی طرح جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف سناتے رہے'' ۔ اب یہ جو مسئلہ ہے یہ اہل علم پر تو روشن ہو جائے گا جو اس لغت کی اصطلاحوں کو سمجھتے ہیں مگر عام احمدیوں پر اس کو کھولنے کے لئے زیادہ وقت چاہئے۔ بہر حال حضرت مسیح موعود کی جو تحریر جیسے تھی وہی میں نے پڑھ کے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ تو آیت کریمہ کی دو تلاوتیں تھیں یعنی قراءتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں قراءتوں کو باقی رکھا اور دونوں قراءتوں کے لحاظ سے یہ مضمون بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ اس سے ''ثابت ہوا کہ ایک مرتبہ پھر مقدر ہے کہ عیسائی سلطنت روم کے بعض حدود کو پھر اپنے قبضہ میں کر لے گی۔ اسی بنا پر احادیث میں آیا ہے کہ مسیح کے وقت میں سب سے زیادہ دنیا میں روم ہوں گے یعنی نصاریٰ۔ اس تحریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ قرآن اور احادیث میں روم کا لفظ بھی بروزی طور پر آیا ہے یعنی روم سے اصل بروم مراد نہیں بلکہ نصاریٰ مراد ہیں'' ۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 307-308)

پس حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور آج کل نصاریٰ کا عروج ہے اور بڑی کثرت سے ہر طرف پھیل گئے ہیں۔ انہوں نے کس پر غلبہ پایا ہے۔ غلبہ یہود پر پایا ہے جو موحد تھے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ غلبہ یہود پر پانے کے باوجود درپردہ یہودی عیسائیوں سے وہ کام کرواتے ہیں جو خود نہیں کر سکتے۔ پس یہ بھی ایک عجیب نکتہ ہے جو اس زمانہ میں ہمارے سامنے کھلا ہے کہ عیسائیت کو غلبہ ملا ہے ساری دنیا میں اور یہود عیسائیت کی معرفت غلبہ حاصل کر رہے ہیں اور یہ غلبہ اب ان کو ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ (مغضوب علیھم) ہونے کی وجہ سے وہ خدا کے غضب کے نیچے بھی ہیں اور دنیا کے غضب کے نیچے بھی ہمیشہ رہے ہیں اور آئندہ بھی دوبارہ پھر اسی غضب کے نیچے آنے والے ہیں۔ پس بعض لوگ مایوس ہو جاتے ہیں کہ ابھی تک تو فلسطینیوں کا کچھ نہ بنا اور یہودی ان پر جیسے چاہیں مظالم کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ پیشگوئی ایک دفعہ نہیں بارہا ماضی میں پوری ہو چکی ہے۔ اتنی بار اور اس شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہے کہ اس پر شک کرنا ایک حماقت ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھو نازی جرمنی کے زمانہ میں کس شان سے پوری ہوئی تھی۔ یہود نے جرمنی کی اقتصادیات پر مکمل غلبہ پا لیا تھا' اس کی اقتصادیات کے علاوہ اس کی سیاست پر اور اس کی صنعتوں پر' ہر چیز یہود کے قبضہ قدرت میں چلی گئی تھی۔ اس وقت کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہودی اسی قوم کے مغلوب ہو جائیں گے جس قوم پر اس نے بڑے زور اور جبر کے ساتھ تسلط کر لیا تھا۔ لیکن جنہوں نے نازی تاریخ کو پڑھا ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح نازیوں نے یہود پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے اتنے مظالم کئے کہ آج تک یہودی ان مظالم کا رونا روتے ہیں اور یہودیوں ہی کے بیان کے مطابق دس لاکھ یہودی وہاں قتل و غارت کئے گئے۔ اب یہ جو اعداد و شمار ہیں مبالغہ ہی سہی مگر اس میں شک نہیں کہ بہت بڑی تعداد یہودیوں کی بہت ظالمانہ طور پر جرمنی میں قتل کی گئی یہاں تک کہ Death Chambers میں انہیں مارا گیا' زہریلی گیس چھوڑی جاتی تھی جس سے دم گھٹ کر اور اس کے زہر سے مغلوب ہو کر یہودیوں کی جانیں نکل جاتی تھیں۔ پھر ان کے بچوں پر بھی ظلم کیا گیا' ان کے بچوں کو بھی مارا

گیا' ان کی عورتوں پر بھی ظلم کیا گیا' ان کی عورتوں کو بھی مارا گیا اور بہت ہی مشکل کے ساتھ کچھ یہودی بچ بچا کر انگلستان کی پناہ میں آ گئے۔

تو یہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے (-) پیشگوئی ہے اس میں مغضوب کا جو لفظ ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ یہود پر خدا کا بھی غضب نازل ہوتا ہے اور لوگوں کا بھی غضب نازل ہوتا ہے۔ ساری تاریخ بھری پڑی ہے اس بات سے۔ **پس اب مسلمانوں کے لئے کسی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ فلسطین میں بھی کچھ نہ کچھ ہوگا ضرور' ہم تو منتظر ہیں وہ بھی دیکھ لیں تاریخ کس کے ساتھ ہے۔ تاریخ مسلمانوں کے ساتھ ہے لازماً ان پر ایک دفعہ پھر غلبہ ملے گا** (-) کیونکہ فرمایا عزیز رحیم ہے خدا' بار بار رحم بھی فرماتا ہے اور بہت غالب اور دائمی غلبہ والا ہے۔

ایک اور آیت کریمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لئے اس کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے۔ یعنی اگر ایک سے محبت ہے تو بیک وقت دوسرے سے محبت نہیں ہو سکتی۔ ہوگی تو وہ کم درجہ کی ہوگی۔ ایک ہی محبت غالب رہتی ہے۔ فرمایا ہم نے انسان کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے اور اسی طرح اور وہ عورتیں' تمہاری بیویاں جن کو تم اپنے اوپر حرام کرنے کیلئے اپنی مائیں کہہ دیا کرتے ہو' وہ تمہاری مائیں نہیں بن سکتیں۔ تمہاری مائیں تمہاری ہی مائیں ہیں۔ اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا اصلی اور سچا بیٹا نہیں بنایا یہ تو سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہ سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ وہ جو یتیم جنگوں کے بعد تمہارے قبضہ میں آتے ہیں ان کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو' ان کو اپنا بیٹا قرار نہ دیا کرو۔ اگر تمہیں ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو پھر وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں اور وہ تمہارے دوست ہیں: دین کے معاملہ میں بھی اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس معاملہ میں جس میں تم پہلے غلطی کر چکے ہو لیکن تمہارے دل اگر کوئی گناہ عمداً کریں گے تو پھر وہ پکڑے جائیں گے اور یاد رکھو کہ ان سب باتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی بخشش کرنے والا پاؤ گے اور بار بار رحم فرمانے والا۔ (سورۃ الاحزاب آیات 5-6)

اس کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے کسی کے پیٹ میں دو دل نہیں بنائے۔ پس اگر تم کسی کو کہو کہ تو میرا دل ہے تو اس کے پیٹ میں دو دل نہیں ہو جائیں گے۔ دل تو ایک ہی رہے گا۔ اسی طرح جس کو تم ماں کہہ بیٹھے وہ تمہاری ماں نہیں بن سکتی اور اسی طرح خدا نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو حقیقت میں تمہارے بیٹے نہیں کر دیا۔ یہ تو تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا سچ کہتا ہے اور سیدھی راہ دکھلاتا ہے۔ تم اپنے منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔ یہ تو قرآنی تعلیم ہے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اپنے پاک نبی کا نمونہ اس میں قائم کرکے پرانی رسم کی کراہت کو دلوں سے دور کر دے۔ سو یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے قائم کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آزاد کردہ کی بیوی اپنے خاوند سے سخت ناسازش ہو گئی' یعنی ان بن ہو گئی۔ "آخر طلاق تک نوبت پہنچی۔ پھر جب خاوند کی طرف سے طلاق مل گئی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیوند نکاح کر دیا"۔

(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 58-59)

(-) اب سوال یہ ہے کہ حضرت زینبؓ نے آپؐ کی خاطر آپ کے دل کو خوش کرنے کے لئے آپؐ کے غلام سے شادی کر لی تھی۔

مکہ کی معزز عورت کا ایک غلام سے شادی کر لینا سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا تھا تو چونکہ حضرت زینبؓ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلداری کی خاطر آپؐ کے حکم سے سر مو فرق نہ کیا اور آپ کے فرمانے کے مطابق شادی کر لی تھی اس لئے جب طلاق ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کا بہت غم تھا اور محسوس ہوتا تھا کہ میرے کہنے میں اس بیچاری نے سزا پائی ہے۔ پس اس وجہ سے آپؐ نے اس سے شادی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آپ کا پیوند نکاح کر دیا۔

سورۃ الاحزاب ہی ایک اور آیت ہے کہ مومنوں میں سے ایسے مردان خدا ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد باندھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے بہت سے ہیں جنہوں نے اپنے عہد کو سچا کر دکھایا اور بہت سے ہیں جو ابھی انتظار کی حالت میں ہیں۔ اور انہوں نے ذرا بھی تبدیلی نہیں کی اپنے اطوار میں یہ اس لئے تھا تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کی وجہ سے' صادقین کو ان کے صدق کی وجہ سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اگر چاہے تو منافقین کو ان کے نفاق کی وجہ سے سزا دے (او یتوب علیھم) یا ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے ان پر جھکے اس نیت سے کہ ان کی توبہ قبول کر لی جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیات 24-25)

تو اس میں بھی دیکھیں کہ فرمایا جا رہا ہے کہ منافقین کے دل کا حال خدا جانتا تھا کہ جھوٹے ہیں اس کے باوجود ان سے یہ نہیں فرمایا کہ تم سب کو اللہ تعالیٰ تباہ کر دے گا بلکہ فرمایا کہ جن سے اللہ تعالیٰ چاہے گا ان سے توبہ قبول کرتے ہوئے ان پر جھک جائے گا۔ (ان اللہ کان غفورا رحیما) یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ان آیات کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپؐ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔ ان کی نسبت آیا ہے یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے' اپنی جانیں اپنے وعدوں کے مطابق پیش کر چکے اور وہ قبول کر لی گئیں اور بعض ابھی تک انتظار میں بیٹھے ہیں کہ ہم بھی اس راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ **صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرامؓ کی قدر کرتا ہے۔** جو صحابہ کرامؓ کی قدر نہیں کرتا تو وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ وہ اس دعوی میں جھوٹا ہے اگر کہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں مگر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہؓ سے دشمنی"۔

(الحکم۔ جلد 8' نمبر 7۔ بتاریخ 24 فروری 1904ء صفحہ 2)

(-) اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ جو اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے وہ اس کے صحابہ سے بھی محبت کرتا ہے۔ پھر فرمایا:

"صحابہ رضوان اللہ علیہم یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے۔ قرآن شریف ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے' اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے: (-) یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے۔ اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ میں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل روبخدا کر دیا۔

(الحکم۔ جلد 9۔ نمبر 38۔ بتاریخ 31 اکتوبر 1905ء صفحہ 4)

اسی ضمن میں ایک یہ آیت بھی ہے وہی ہے جو تم پر سلام درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ کا درود حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی خاص نہیں تھا بلکہ آپ کے صحابہ پر بھی اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ کس مقصد کے لئے۔

درود بھیجنا محض ایک دعا نہیں بلکہ ایک اعلیٰ عمل کی طرف بلانے کے نتیجہ میں درود کی برکت حاصل ہوتی ہے۔ یہ درود اس لئے تم پر بھیج رہا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت 44) یہاں بھی لفظ مومن خاص توجہ کا مستحق ہے کیونکہ ہر غیر کے لئے تو اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے مگر اپنے مومن بندوں کے لئے رحیم ہے کیونکہ رحیم میں کچھ محنت بھی درکار ہوتی ہے جو خدا کی راہ میں کی جائے۔ کیونکہ خدا کے مومن بندے اللہ کی خاطر مشکلات میں پڑتے ہیں اور اس کی راہ میں بہت محنت کر کے اس کی رضا کماتے ہیں۔ اس لئے فرمایا خدا اور اس کے فرشتے مومنوں پر درود بھیجتے ہیں تا خدا ان کو ظلمت سے نور کی طرف نکالے۔ (۔) یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے۔ جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو پہلے بھی کئی بار بیان ہو چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"فیض رحیمیت اسی شخص پر نازل ہوتا ہے جو فیوض مترقبہ کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اسی لئے یہ ان لوگوں سے خاص ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے رب کریم کی اطاعت کی جیسے اللہ تعالیٰ کے اس قول (وکان بالمومنین رحیما) میں تصریح فرما دی گئی ہے۔"

یہ تو خطبہ رحیمیت کے مضمون پر جو جاری تھا آگے بھی شاید جاری رہے گا یہ اس کے متعلق میں نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ اب میں خطبہ ثانیہ سے پہلے کچھ خطوط کے متعلق اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ **جو خطوط مجھے لکھے جاتے ہیں ان میں عجیب و غریب حرکتیں ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے میرا وقت بہت زیادہ ضائع ہو جاتا ہے۔** بعض ایسی خواتین ہیں جو لمبے لمبے خط روزانہ لکھتی ہیں اور روزانہ ایک دفعہ نہیں تین چار دفعہ' اور وہی مضمون بار بار دہرایا جا رہا ہے۔ جو صرف دعا کے لئے ہے۔ اب دعا میں کون سے راز کی بات ہے اور خط کے اوپر لکھا ہوتا ہے "بصیغہ راز"۔ دعا تو میں لوگوں کے سامنے تو نہیں کرتا' بصیغہ راز ہی کرتا ہوں۔ لیکن ان کے بصیغہ راز لکھنے سے کیا فرق پڑتا ہے اور پھر یہ کیا مطلب ہوا کہ ایک ہی خط کو بار بار کثرت سے دوہرایا جائے۔

بعض دفعہ ایک خط کے ساتھ سات سات آٹھ آٹھ خط نتھی کئے جاتے ہیں اور ان پہ وہی تاریخ ہے۔ اب ایک دن میں سات خط لکھنا اور نتھی کر کے بھیج دینا اس میں کونسی حکمت ہے' مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔ بہر حال میرا وعدہ ہے کہ میں خود خطوں کو پڑھتا ہوں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس وعدہ پر قائم رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ جب تک اللہ توفیق عطا فرمائے لیکن لوگوں کو بھی تو خیال کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں تو ہفتہ میں ایک دفعہ یا زیادہ سے زیادہ دو دفعہ خط لکھنا دعا کے لئے کافی ہے اور پھر ہر خط میں جن لوگوں نے دعا کے لئے لکھا ہوتا ہے ان کے بچوں کے الگ الگ خطوط ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ اسی خط کے نیچے سب کے دستخط ہو سکتے تھے' سب بچے بھی تو ساتھ ہی شامل ہیں۔ وہ اٹھا کر دیکھو پھر ایک اور بچہ نکل آیا۔ تو یہ بچوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور لمبا چلے لیکن خطوں میں یہ سلسلہ نہیں چلنا چاہئے۔ اس لئے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنے **خطوں کو سلیقہ سکھائیں اور اگر خلاصہ کرنا نہیں آتا تو کسی واقف سے کروالیا کریں مگر خلاصہ ہو یا نہ ہو ایک ہی دن میں چار چار پانچ پانچ خط روزانہ لکھنا اس میں کیا حکمت ہے۔** اگر روزانہ پانچ پانچ خط نہ لکھیں کیونکہ خصوصاً وہ لکھنے والی خاتون میرے ذہن میں ہیں تو پیسے بھی بچیں گے' ڈاک کا خرچ خواہ مخواہ کا بچے گا تو ذرا تھوڑا سا عقل سے کام لیں۔ خطوط کو مختصر لکھیں اور ایک ہی دن میں کئی کئی خط نہ لکھا کریں۔ ہفتے میں ایک کافی نہیں تو دو کافی ہوں گے۔ وہ جو دعاؤں کے لئے لکھنے والے ہیں وہ ذہن میں رہتے ہی ہیں اکثر۔ اور کچھ تو میں خط پڑھتے ہی کچھ کے لئے دعا کر دیتا ہوں ساتھ ہی' یہ میرا طریقہ ہے۔ **حضرت مسیح موعود کا بھی یہی طریق تھا کہ خط پکڑتے ہی اس پہ دعا کر دی اور پھر تہجد کی نماز میں ان سب خطوں کو ذہن میں رکھ کے ان کے لئے اجتماعی دعا بھی کرتا ہوں۔** پس میں امید رکھتا ہوں کہ احباب کرام یہ تھوڑا سا عقل سے بھی کام لیں گے اور یہ جو سلسلہ میرا ڈاک دیکھنے کا ہے اس کو بند نہیں کروائیں گے۔ میں چاہتا ہوں یہ جاری رہے اور میں خود اپنی آنکھوں سے آپ کا خط پڑھوں اور اگر یہ سلسلہ میری طاقت سے بڑھ گیا تو پھر پرانا طریق جو خلاصوں کا تھا اس کو دوبارہ جاری کرنا پڑے گا۔ اس لئے آپ کی بھلائی بھی اسی میں ہے کہ خطوں کو مختصر بھی کریں اور ایک ہی دن میں کثرت کے ساتھ کئی خطوط نہ لکھا کریں۔

خطوں کے سلسلہ میں یہ بتا دوں بعضوں نے فیکس پہ خط چڑھائے ہوئے ہیں اور روزانہ خط فیکس میں سے خود بخود نکل جاتے ہیں ان کو یاد بھی نہیں رہتا کہ کیا لکھا تھا اور کیوں لکھا تھا اور وہ حکم ہے اس فیکس کو کہ وہ خط ہمیں یہاں پہنچ جائے۔ تو یہ عجیب و غریب سلسلے ہو رہے ہیں دعا کے بہانے۔ **سچی دعا جو ہے وہ تو انسان کو تڑپا دیتی ہے' بعضوں کی بے چینی منتقل ہو جاتی ہے اور اسی بیقراری کے ساتھ میرا دل ان کے لئے دعا کے لئے کھلتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک چیز اور کم کریں کہ جھگڑوں کے خطوط ختم کریں۔** اس کثرت سے جھگڑوں کے خطوط ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ کوئی ڈاک ایسی نہیں ہوتی جس میں بکثرت لمبی تفصیل نہ لکھی ہو۔ میں نے اپنے خاوند سے یہ کہا' میرے خاوند نے مجھے یہ کہا' میری نندوں نے مجھے یہ کہا' میری ساس نے مجھے یہ کہا' میں نے پھر یہ کہا' پھر اس نے مجھے یہ جواب دیا' پھر میں نے یہ جواب دیا' پھر انہوں نے یہ جواب دیا تو اتنی لمبی بحث ہوتی ہے کہ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ بعض دفعہ سات سات آٹھ آٹھ صفحے کا خط ہے اور آخر پر یہ ہے کہ دعا کریں۔ اب دیکھ لیں کہ اس کا کیا فائدہ ہے۔ کوشش کریں' آپ میری مدد کریں' میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ جو درد دل کی چیخ ہے اس کی ایک سطر ہی کافی ہو جاتی ہے۔

اور بعض بچیاں بڑے درد سے مجھے خط لکھتی ہیں۔ ہاں اس ضمن میں میں بچیوں کے متعلق ہی بتا دیتا ہوں کہ آج تک یہ شکایتیں مسلسل جاری ہیں کہ لوگ شادی کی غرض سے بچیوں کو ملاحظہ کرنے جاتے ہیں ایک بچی نے لکھا ہوا ہے کہ اس طرح پرکھتے ہیں جیسے بکری کو پرکھا جا رہا ہے ہمیں ایک تو بڑی کوفت ہوتی ہے کہ اس طرح ہمیں اس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پھر وہ ہماری جائیدادیں بھی پوچھتے ہیں' ہمارے گھر' کوئی مکان ہمارے نام پہ ہے کہ نہیں' کوئی اور جائیداد ہمارے نام پر ہے کہ نہیں۔ تو یہ دنیا دار لوگ ہیں بچیوں کو چاہئے ان کی بالکل پرواہ نہ کریں اور ان کے ماں باپ کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو گھر میں گھسنے بھی نہ دیں۔ نظر آ جاتا ہے کہ کوئی آدمی کس نیت سے رشتہ کی تحریک کر رہا ہے۔ تو ان کے ساتھ سختی کا سلوک کریں' اور کوئی علاج نہیں ہے۔ بچیوں کی بے عزتی کرنے کا تو کسی انسان کو بھی حق نہیں ہے۔ تو ان سب باتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 جولائی 2001ء)

بقیہ صفحہ 6

کارروائیاں بہت کم ہوتی ہیں۔

البتہ مشرقی جرمنی کے الحاق کے بعد وہاں کے بعض عناصر نے غیر ملکی نفرت کو ابھارنے کی کوشش کی۔ اور بعض علاقوں میں تشدد کی کارروائیاں بھی ہوئیں۔ پھر یہ سلسلہ کچھ آگے بڑھا اور بعض شہروں میں باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ غیر ملکیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ بعض جگہوں پر بموں اور آتشیں ہتھیاروں کا استعمال بھی کیا گیا جس کی وجہ سے کئی افراد اپنی جانوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ مئی 1993ء میں ایسے ہی ایک حملے میں آٹھ عدد ترک عورتیں اور بچے ہلاک ہو گئے تھے۔ لیکن انتہا پسندی کے ان واقعات کے باوجود بھی جرمن حکومت یا جرمن قوم پر بحیثیت قوم یہ الزام لگانا کہ وہ دہشت گردی کی پشت پناہی کر رہے ہیں بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان تمام واقعات کے پیچھے غیر تربیت یافتہ اور کم عقل نوجوانوں کا ہاتھ ہے۔ جنہوں نے انفرادی طور پر اور بعض دفعہ اجتماعی طور پر یہ کارروائیاں کی ہیں۔ حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ ان واقعات میں ملوث اکثریت 12 سے 20 سال کے درمیان کے نوجوانوں کی ہے۔ جو غلطی سے غیر ملکیوں کو اپنی حق تلفی کرنے والا سمجھ رہے ہیں۔

جہاں تک جرمن حکومت اور رائے عامہ کا تعلق ہے وہ قطعاً ان پر تشدد کارروائیوں کی حمایت نہیں کرتے۔ بلکہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ان کارروائیوں میں ملوث تمام عناصر کے خلاف مقدمات چلائے جا رہے ہیں اور غیر ملکی باشندوں کی حفاظت کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جا رہا ہے۔ اور اس نفرت کی لہر کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

وسطی یورپ کا سب سے بڑا ملک

جرمنی

جس کی آبادی 8 کروڑ ہے

ظہیر احمد خالد صاحب

خوبصورت اور دلکش نظاروں والا عظیم جرمنی یورپ کے وسط میں واقع ہے اور وسطی یورپ کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کے نو پڑوسی ممالک ہیں۔ شمال میں ڈنمارک واقع ہے، جنوب میں آسٹریا، چیک اور سوئٹزر لینڈ، مغرب میں بیلجیئم، نیدر لینڈز، لکسمبرگ اور فرانس جبکہ مشرق میں پولینڈ اس کا ہمسایہ ملک ہے۔ دیگر علاقوں کی نسبت جرمنی کے زیادہ روابط مشرق اور مغرب سے ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ یہ مرکزی اور مشرقی یورپ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے ایک خاص اہمیت کا حامل ہے اور ان دونوں علاقوں کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتا ہے۔

گو رقبے کے لحاظ سے جرمنی فرانس اور سپین کی نسبت چھوٹا ہے لیکن آبادی کے لحاظ سے جرمنی Russia کے بعد یورپ کا سب سے بڑا ملک ہے۔

3,57,000 مربع کلو میٹر پر پھیلے ہوئے جرمنی میں 8 کروڑ افراد آباد ہیں۔ جبکہ فرانس میں جس کا رقبہ 5,52,000 مربع کلو میٹر ہے صرف 5 کروڑ 70 لاکھ افراد رہتے ہیں۔

قدرت نے اس خوبصورت ملک کو قسم قسم کے مناظر سے نوازا ہے۔ اونچے نیچے پہاڑی اور میدانی علاقے، خوبصورت جھیلیں، چشمے، دریا اور وسیع جنگلات غرضیکہ ہر قسم کی نعمتیں اس ملک میں پائی جاتی ہیں۔ یہاں کے مشہور دریاؤں میں دریائے رائن (Rhine) دریائے ڈینیوب (Danube)، دریائے مائن، ایلب (Elbe) اور ویزر شامل ہیں۔

جرمنی کی طویل آبی گزرگاہ رائن سوئس بھی خاص اہمیت کی حامل ہے جو دنیا کی معروف ترین آبی گزر گاہوں میں سے ایک ہے۔

متحدہ جرمنی براعظم یورپ کے معتدل حصے میں واقع ہے جس کی وجہ سے یہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ غیر معمولی طور پر درجہ حرارت میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اور موسم مسلسل ایک سا نہیں رہتا۔ موسم سرما میں نشیبی علاقوں میں درجہ حرارت اوسطاً ایک سے 5 ڈگری کے درمیان ہوتا ہے جبکہ پہاڑوں پر درجہ حرارت منفی 6 درجے تک گر جاتا ہے۔ نشیبی علاقوں میں سال کے سب سے گرم مہینے جولائی میں درجہ حرارت 10 سے 20 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ سال کا سب سے سرد مہینہ جنوری ہے جس میں پہاڑی علاقوں میں خصوصاً Harg کے پہاڑوں پر برفباری بھی ہوتی ہے۔ ان پہاڑوں کی آب و ہوا عام علاقہ کی نسبت زیادہ سرد ہے موسم گرما بھی یہاں پر ٹھنڈا ہوتا ہے اور موسم سرما میں یہاں بھاری برفباری ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل دریائے رائن کے بالائی علاقوں میں اور ان کے مضافات میں موسم ہمیشہ خوشگوار رہتا ہے اور یہ علاقے آب و ہوا کے لحاظ سے مناسب ترین ہیں۔

جرمن قوم یورپ میں موجود دیگر اقوام پر معاشرتی، نسلی، لسانی اور جغرافیائی اتحاد کے لحاظ سے فضیلت رکھتی ہے اور اس اعتبار سے یہ یورپ کی سب سے بڑی قوم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فطری طور پر جرمن خود کو اعلیٰ سمجھنے کا جذبہ رکھتے ہیں اور قومی لحاظ سے خود کو بلند سمجھنے کا خیال ان میں پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ فخر کسی قسم کے تکبر کو پیدا نہیں کرتا بلکہ ہر ایک جرمن قومی لحاظ سے خود کو اعلیٰ سمجھنے کے باوجود عام طور پر انکساری کا پیکر نظر آتا ہے۔ قانون کی پابندی کرنا۔ وقت کی اہمیت کو جاننا۔ اعلیٰ اخلاق سے ملنا اس قوم کا عام طریق ہے۔

آبادی زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے رہائشی تقسیم کچھ ناہموار ہو گئی ہے۔ بعض علاقے بہت تیزی سے آباد ہو رہے ہیں جبکہ بعض علاقوں میں آبادی بڑھنے کی شرح کم ہے۔ مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کے بعد متحدہ جرمنی (United Germany) وجود میں آیا ہے اس میں برلن میں آبادی بڑھنے کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔ عظیم برلن میں اس وقت قریباً 34 لاکھ افراد رہائش پذیر ہیں اور ابھی اس میں تیزی سے اضافہ جاری ہے۔

اسی طرح دیگر صنعتی علاقوں میں بھی آبادی بڑھنے کی رفتار بہت زیادہ ہے۔ لیکن اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ جرمنی میں پیدائش کی شرح بہت زیادہ ہے بلکہ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ دنیا میں سب سے کم شرح پیدائش جرمنی کی ہے۔ آبادی بڑھنے کی بنیادی وجہ بیرونی ممالک سے آنے والے لوگ ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد خاص طور پر بیرونی آباد کاری کی وجہ سے یہاں کی آبادی بڑھ گئی تھی۔ مشرقی جرمنی الگ ہو گیا تھا اور 1961ء میں مشرقی اور مغربی جرمنی کی سرحدیں مکمل طور پر بند کر دی گئی تھیں۔ جس کی وجہ سے مختلف ممالک سے مزدوروں اور دیگر ہنرمند افراد کو منگوانا پڑا تھا۔ اور بیرونی ممالک سے آنے والے لوگوں کا یہ بہاؤ اب بھی جاری ہے۔

زبان

جرمنی میں بولی جانے والی زبان جرمن ہے اور یہی سرکاری زبان بھی ہے۔ یہ یورپ کی اہم ترین زبانوں میں سے ایک ہے اور جہاں تک تراجم کا تعلق ہے۔ اس میدان میں انگلش اور French کے بعد جرمن کا نمبر ہے۔ جرمن زبان جسے ڈوئش (Deutsch) کہتے ہیں جرمنی کے علاوہ سوئٹزر لینڈ اور آسٹریا کے بعض علاقوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ اور ایک اندازے کے مطابق اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد 10 کروڑ سے زائد ہے۔

کرنسی

جرمنی میں رائج کرنسی جرمن مارک ہے جو 20 جون 1948ء کو رائج کیا گیا تھا۔ یہ جرمن مارک کرنسی کی اصلاح کے نتیجے میں بنا تھا اور پرانے دس مارک کے برابر اس ایک مارک کی شرح تبادلہ مقرر ہوئی تھی۔ زیر گردش نوٹوں میں 5، دس، بیس، پچاس، سو، دو سو، پانچ سو اور ہزار مارک کی مالیت کے نوٹ شامل ہیں۔ جن میں مالیت کے لحاظ سے 100 مارک کے نوٹ سب سے آگے ہیں۔

سکوں میں ایک، دو اور پانچ مارک کے سکوں کے علاوہ چھوٹی اکائی جسے فینی کہتے ہیں اس کے سکے بھی موجود ہیں۔

گزشتہ چند سالوں سے جرمنی نے غیر ملکیوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اور یہ بات اعداد و شمار سے بھی ثابت ہو رہی ہے۔ جرمنی کے 80 ملین باشندوں میں 6.5 ملین غیر ملکی ہیں۔ باہر سے آنے والے یہ لوگ یہاں رہائش پر خوش ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس تعداد میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ ابتداء میں اطالوی لوگوں (Italians) نے اس طرف کا رخ کیا تھا جن کے بعد یونانی، اسپینش، پرتگیزی، یوگوسلاوین اور ترک لوگ بھی یہاں آباد ہونا شروع ہو گئے۔ اور یوں مقامی لوگوں کو کام میں بہت سہولت حاصل ہوگئی اور کام کے لئے لوگ میسر آ گئے۔ ان بڑی قومیتوں کے علاوہ یہاں تھوڑی تھوڑی تعداد میں بہت سی اقوام آباد ہیں۔

ترک قوم (Turkish) جن کی تعداد جرمنی میں 18,55,000 ہے غیر ملکی اقوام میں سب سے بڑی قومیت ہے۔ ان کے بعد بالترتیب اطالوی (Italians) 5,58,000 یونانی 3,46,000، آسٹرین (Austrians) 1,85,000، رومانین 1,67,000 اسپینش 1,34,000 کی تعداد میں یہاں آباد ہیں۔

پاکستانی اور بھارتی باشندوں کی بھی ایک بڑی تعداد جرمنی میں آباد ہے جن کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

غیر ملکی باشندوں کی اس قدر آمد کی وجہ جرمنی کے وہ قوانین تھے جو غیر ممالک سے آنے والوں کے لئے حقوق کی ضمانت مہیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ باقی یورپ کے مقابلے میں جرمنی غیر ملکیوں کے لئے سب سے اچھی پناہ گاہ بنا رہا ہے۔ اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ 1992ء میں تمام یورپی برادری کے مقابل پر باہر سے آنے والے 80 فیصد لوگ جرمنی میں آباد ہوئے۔ 1989ء میں 1,21,318 افراد جرمنی آئے۔ 1991ء میں یہ تعداد بڑھ کر 2,56,112 تک پہنچ گئی۔ اور 1992ء میں یہ تعداد مزید بڑھ کر 4,38,191 تک پہنچ گئی۔ 1993ء میں اس تعداد میں ایک دم کمی آ گئی اور اگست 1993ء تک اندازاً 2,60,000 افراد جرمنی میں داخل ہوئے۔

اس اچانک کمی کی بنیادی وجہ یکم جولائی 1993ء کو بننے والا نیا قانون تھا۔ جسے پارلیمنٹ کی دو تہائی اکثریت نے منظور کر لیا تھا۔ اس قانون کی رو سے Asylum (پناہ) کے طور طریقوں میں کچھ تبدیلی کی گئی تھی۔ بعض ایسی شقوں کا اضافہ کر دیا گیا تھا جن کی رو سے پناہ حاصل کرنے کا حق صرف ان لوگوں کے لئے رہ گیا جنہیں حقیقت میں حفاظت کی ضرورت ہو۔ پھر بعد میں ان قوانین میں مزید سختی جنیوا میں ہونے والی کانفرنس کے بعد کر دی گئی جو مہاجروں کے مسئلے کے متعلق کی گئی تھی۔ اس کانفرنس کے بعد باہر سے آنے والوں کے لئے شدید مشکلات پیدا ہو گئیں اور یوں اب نئے پناہ حاصل کرنے والوں کی تعداد میں نمایاں کمی آ چکی ہے۔

بیرون ملک سے آنے والوں کی بڑی تعداد حکومت پر بوجھ نہیں ہے بلکہ ترقی اور معیشت کی مضبوطی میں ایک نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ یوں غیر ملکیوں کے جرمنی پر احسانات بھی ہیں۔ جرمنی کی بعض بین الاقوامی شہرت کی حامل کمپنیاں مثلاً Siemens Ag وغیرہ غیر ملکیوں کی ہی ہیں۔

غیر ملکی نفرت اور حکومتی رویہ

عام طور پر بھی جرمنوں اور غیر جرمنوں کے تعلقات بہت اچھے ہیں اور لڑائی جھگڑوں کے واقعات یا پرتشدد

باقی صفحہ 5 پر

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے ''Live'' پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

مرکزی جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر Live نشر ہوگا- خطبہ جمعہ کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ حاضرین جلسہ سے تین خطاب فرمائیں گے- اور جلسہ کے آخری دن نویں عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب ہوگی- تمام پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے-

پہلا دن 24 اگست بروز جمعہ

تقریب پرچم کشائی 4-50 سہ پہر

خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 5-00 بجے شام

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

تقریر: محترم نصیر احمد قمر صاحب

عنوان: ملینیئم سکیم اور جماعت کا والہانہ استقبال 8-20 بجے شب

تقریر: محترم نواب منصور احمد خان صاحب

عنوان: مشرقی یورپ میں احمدیت کا روشن مستقبل 8-40 بجے شب

نظم 9-10 بجے شب

تقریر: محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

عنوان: ہستی باری تعالیٰ کے دلائل 9-20 بجے شب

اعلانات 9-50 بجے شب

دوسرا دن 25 اگست بروز ہفتہ

اجلاس اول

تلاوت قرآن کریم و ترجمہ 1-00 بجے دن

نظم 1-10 بجے دن

تقریر: محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب

عنوان: سیرت النبیؐ 1-20 بجے دن

تقریر: محترم منیر الدین شمس صاحب

عنوان: جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن 1-45 بجے دن

نظم 2-00 بجے دن

تقریر: محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب 2-00 بجے دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب 2-45 بجے دن

اجلاس دوم

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 8-20 بجے شب

تیسرا دن 26 اگست بروز اتوار

اجلاس اول جرمن سیشن

استقبالیہ کلمات و تقریر ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (دین حق) مستقبل کا مذہب 1-30 بجے دن

تلاوت قرآن کریم و ترجمہ 2-00 بجے دن

مجلس سوال و جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ 2-00 بجے دن

عالمی بیعت 4-40 سہ پہر

اختتامی اجلاس

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

اختتامی خطاب و دعا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: 8-20 بجے شب

ایم ٹی اے صحبت صالحین کا ذریعہ

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم ڈاکٹر فرید احمد احسن صاحب اور عزیزہ مکرمہ حمیرہ نورین صاحبہ یو- کے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 12- اگست 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے- سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا ''غبطہ احسن'' نام عطا فرمایا ہے- نومولودہ حضور پرنور کی جاری فرمودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے- بچی محترم شیخ سعد الدین سعدی صاحب (ابن محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور) کی پہلی نواسی اور مکرم ملک محمد اعظم صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی ربوہ کی پوتی ہے- احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور باعمر بنائے آمین-

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق انچارج پہریداران دفتر خزانہ ربوہ کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ کو مورخہ 11- اگست 2001ء کو جرمنی میں برین ہمیبرج ہوا- جرمنی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور مسلسل بے ہوشی کی حالت میں ہیں- حالت کافی تشویشناک ہے- احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے- اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل شفایابی سے نوازے (آمین)

بقیہ صفحہ 1

جلسہ سالانہ برطانیہ کی جھلکیاں 8-00 صبح

جلسہ سالانہ برطانیہ کی جھلکیاں 1-05 دوپہر

23- اگست بروز جمعرات

جلسہ سالانہ برطانیہ کی جھلکیاں 4-00 صبح

جلسہ سالانہ 1984ء تا 2000ء کی جھلکیاں 8-00 صبح

جلسہ سالانہ برطانیہ کی جھلکیاں 1-00 دوپہر

حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی کی ڈیوٹیز کا افتتاح 5-30 شام

جرمنی پہنچنے والے وفود کے بارہ میں پروگرام 6-30 شام

بین الاقوامی جلسہ 2000ء کے بارے میں پروگرام 7-00 شام

24- اگست بروز جمعۃ المبارک

مجلس سوال و جواب (انگریزی) 1-45 صبح

جلسہ سالانہ برطانیہ کی جھلکیاں 3-50 صبح

جرمنی پہنچنے والے وفود کے بارے میں پروگرام 4-20 سہ پہر

دست، پیچش، مروڑ، گیس کی بہترین دوا
اسہال- پیچش GHP-324/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں- قیمت =/25
عزیز ہومیوپیتھک ربوہ فون 212399

سانحہ ارتحال

مکرم الحاج پیر حمید عالم صاحب سجاد آف لنڈن حال ربوہ ابن مکرم پیر شیر عالم صاحب مرحوم بعمر 71 سال مورخہ 13- اگست 2001ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے- ان کی وصیت کے مطابق ان کی میت کو اسی روز ان کے آبائی گاؤں گولیکی ضلع گجرات لے جایا گیا- جہاں شام پانچ بجے مربی صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی- بعدازاں آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی- آپ مکرم پیر محمد عالم صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے چھوٹے بھائی تھے- احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

نکاح

محترمہ ڈاکٹر صدف اکرم صاحبہ ڈینٹل سرجن بنت چوہدری محمد اکرم صاحب مغل پورہ لاہور کا نکاح ہمراہ کیپٹن شاہد احمد صاحب ولد کیپٹن (ر) ڈاکٹر عزیز احمد صاحب طارق کالونی ملتان روڈ لاہور بحق مہر ایک لاکھ پچیس ہزار روپے 15 جون 2001ء مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے پڑھا- ڈاکٹر صدف اکرم صاحبہ مکرم چوہدری احمد خان صاحب سندھو مرحوم چک نمبر 43 جنوبی سرگودھا کی پوتی اور چوہدری شاہ محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی ہیں اور کیپٹن شاہد احمد صاحب چوہدری رشید احمد صاحب وڑائچ ایس ڈی او (ر) ٹیلی فون کے پوتے اور مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب کھوجیاں والی گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے ہیں- احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور و ٹیکسلا کے انڈر گریجوایٹ کورسز (انٹری-2002) میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے- درخواست فارم 30 ستمبر 2001ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں- انٹری ٹیسٹ 30 ستمبر 2001ء کو ہوگا- مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 15 اگست 2001ء

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل مضامین میں ایم فل کے لئے داخلہ کا اعلان کر دیا ہے- فزکس، کیمسٹری، ماس کمیونیکیشن، اسلامک سٹڈیز- داخلہ فارم 5 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں- مزید معلومات کے لئے جنگ 15 اگست

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے ایم ایڈ (شبینہ کلاس) میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے- داخلہ فارم 25 اگست تک وصول کئے جائیں گے مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 15 اگست 2001ء

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ:20- اگست گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 25 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ
منگل 21- اگست - غروب آفتاب: 6-49
بدھ 22- اگست - طلوع فجر: 4-08
بدھ 22- اگست - طلوع آفتاب: 5-35

عام انتخابات پاکستان میں آئندہ سال اکتوبر میں ہونے والے عام انتخابات سے 90 روز قبل ملک میں سیاسی جلسوں جلوسوں پر عائد پابندی اٹھالی جائے گی- عام انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہوں گے- پارٹیاں قانون کے اندر رہتے ہوئے سیاسی مہم جاری رکھیں- نواز شریف اور بے نظیر الیکشن کے لئے عدالتوں سے رجوع کریں- لوٹ مار کرنے والے الیکشن نہیں لڑ سکتے- انتخابات کی تیاریاں ستمبر سے شروع ہو کر جون 2002ء تک جاری رہیں گی یہ باتیں حکومت کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں-

بھارت کے توہین آمیز بیانات صدر پرویز مشرف کے پریس سیکرٹری اور آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ بھارت کے توہین آمیز بیانات نظر انداز کرتے رہیں گے- خطے میں امن اور ترقی کے لئے پیچھے ہٹنے کی بجائے مذاکرات جاری رکھنا چاہتے ہیں-

واجپائی جلد پاکستان آئیں گے بھارتی وزیر داخلہ ایڈوانی نے کہا ہے کہ بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی پاک بھارت تعلقات کو خوشگوار بنانے، اختلافات دور کرنے اور مذاکرات جاری رکھنے کے لئے جلد پاکستان کا دورہ کریں گے-

مہمانوں کو دیوتا جیسا درجہ بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان کے صدر مملکت جنرل پرویز مشرف پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بھگوان نے میرے مقدر میں مشرف جیسا مہمان لکھا تھا- مہمانوں کو دیوتا جیسا درجہ دیتے ہیں- اگر کسی کی قسمت بری ہو تو اسے مہمان بھی ویسا ہی ملے گا-

کابل پر راکٹوں سے حملہ افغانستان کے 82 ویں یوم آزادی کے سلسلے میں دارالحکومت کابل میں ہونے والی فوجی پریڈ کے موقع پر کابل کے نواح میں کئی راکٹ گرے- طالبان نے احمد شاہ مسعود پر اس حملہ کا الزام لگایا ہے-

تعلیمی ادارے پنجاب بھر کے سرکاری تعلیمی ادارے موسم گرما کی تعطیلات کے بعد 27- اگست 2001ء بروز سوموار دوبارہ کھلیں گے-

گیس کی قیمتوں میں اضافہ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) نے حکومت کو گیس کے نرخوں میں اضافہ کی مہلت دینے سے انکار کردیا ہے- اس لئے وزیر خزانہ نے تیل اور گیس کی وزارتوں کو قیمتیں بڑھانے کے لئے ہدایات جاری کردی ہیں- آئندہ ماہ سے گیس کے نرخوں میں 10 سے 15 فیصد اضافہ کا اعلان کردیا جائے گا-

گستاخ رسول کو سزائے موت ایڈیشنل اینڈ ڈسٹرکٹ سیشن جج اسلام آباد صفدر حسین ملک نے توہین رسالت کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے گستاخ رسول پروفیسر شیخ یونس کو سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے- عدالت نے اڈیالہ جیل میں یہ فیصلہ سنایا- ملزم نے دوران لیکچر حضرت نبی پاکؐ کے بارے میں نازیبا کلمات کہے تھے- اپیل کے لئے سات دن کی مہلت دی گئی ہے-

کنٹرول لائن پر جھڑپیں مقبوضہ کشمیر میں کنٹرول لائن پر پونچھ اور راجوری سیکٹر کے کئی مقامات پر پاک بھارت افواج میں شدید گولہ باری اور فائرنگ کے تبادلے کی اطلاعات ملی ہیں- بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ 9 پاکستانی فوجی شہید کر دیئے ہیں- جبکہ حکومت پاکستان نے اس دعویٰ کی تردید کی ہے-

مقبوضہ کشمیر میں 15 ہلاک مجاہدین نے فدائی حملہ کرکے بھارتی فوجی کیمپ تباہ کر دیا- 15 بھارتی فوجی ہلاک اور دو مجاہدین شہید ہوگئے- پونچھ میں حرکت المجاہدین نے اچانک بھارتی فوجی کیمپ میں گھس کر فوجیوں پر فائر کھول دیئے- بارہ مولہ میں لشکر طیبہ نے بھارتی گاڑی بارودی سرنگ سے اڑادی-

قومی سلامتی کونسل حکومت برطرف کر سکے گی مجوزہ آئینی ترامیم میں آٹھویں ترمیم بحال کرنے اور قومی سلامتی کونسل کو حکومت برطرف کرنے کا اختیار دیا جا رہا ہے- صدر اور وزیراعظم کے اختیارات میں توازن قائم رکھنے کے لئے مسودہ تیار کرلیا گیا ہے جو چند روز میں صدر کو بھجوا جائے گا-

اساتذہ کا احتجاج پنجاب بھر میں اساتذہ نے ریفریشر کورس ٹیسٹ کا بائیکاٹ کر دیا ہے- اساتذہ کا موقف ہے کہ حکومت دوبارہ کورسز اور امتحانات کا ڈھونگ رچا کر اساتذہ کو فارغ کرنا چاہتی ہے- چند شہروں کے سوا ہر جگہ امتحانی سنٹروں پر عملہ اساتذہ کا انتظار کرتا رہا-

نیویارک میں ملاقات کا امکان نیویارک میں جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر بھارتی وزیراعظم واجپائی اور صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی ملاقات کا قوی امکان ہے- یہ خبر ایک بھارتی اخبار نے دی ہے- یہ ملاقات ستمبر میں متوقع ہے-

اضلاع کو بینک قائم کرنے کی اجازت حکومت نے اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کے لئے اضلاعی حکومتوں کو بینک قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے اس کے علاوہ کوآپریٹو کا شعبہ بھی اضلاع کی حکومتوں کو دے دیا گیا ہے-

دودھ دینے والا بکرا روزنامہ پاکستان لاہور نے اپنی 20- اگست 2001ء کی اشاعت میں ص 8 پر ٹاؤن شپ لاہور کے رہائشی محمد امین کا عجیب وغریب بکرا جو دودھ دیتا ہے کی تصویر شائع کی ہے اور لکھا ہے کہ محمد امین ایک غریب چرواہا ہے اس کی بکریوں کے ریوڑ میں ایک ایسے بکرے نے جنم لیا جو بکری کی طرح دودھ دیتا ہے- بکرے کی عمر 4 سال ہے اس بکرے کو لوگ بکثرت دیکھنے آرہے ہیں- مختلف خریداروں نے اس کی قیمت 80 ہزار روپے لگادی ہے-

جماعت اسلامی کی آل پارٹیز کانفرنس جماعت اسلامی نے ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے اور آئین کو بچانے کے لئے آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے

DILAWAR RADIO
Deals in: * Car stereo pioneer
*sony Hi-Fi, *Kenwood power
Amp + Woofer , *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 -Hall Road, Lahore
☎ 7352212,7352790

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں- اپنا کمپیوٹر- ٹی وی- ویڈیو گیم- ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں-
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses in Beautiful Designs Available in The Shape of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C Rehmanpura Lahore PH:7590106
Fax:7594111, Email:qaddan@brain.net.pk

معروف قابل اعتماد نام
البشیر پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ویرائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش M.T.A کے لئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی
بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں اور اب بارعایت اور جدید UPS بھی خرید فرمائیں-
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور فون دکان 7351722
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی فون گھر 5865913

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان دستیاب ہیں
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

احباب جماعت کے لئے ڈیجیٹل پیکج
ہر قسم کا ڈیجیٹل ریسیور مناسب قیمت میں حاصل کریں- نیز ہر سائز 4'، 6'، 8' فٹ ڈش انٹینا بہترین میٹیریل میں دستیاب ہے- L.N.B، ڈائر اور ہر قسم کے نئے و پرانے T.V بھی بارعایت حاصل کریں
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد گلوبل ڈش سنٹر کالج روڈ ربوہ
فون گھر 213706 دکان P.P 213550

طارق ورک اینڈ کو ڈیلر گھی چینی
نیو بس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

سونی کمپنی کے منظور شدہ ڈیلر سونی ٹی وی
تین سالہ گارنٹی کے ساتھ ویژن الیکٹرونکس
کچہری روڈ گجرات پروپرائٹر- منیر احمد
فون شوروم 0433-512151

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناب ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا- میاں عباس علی- میاں ریاض احمد- میاں نوید اسلم

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61